

# حجۃ الاسلام

افتتاحی سہ ماہی  
حقیقی مہر حق جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرنا ہوگا

نمبر (۳۸) مطبوعہ ۱۲ سپتمبر ۱۹۲۷ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

## دستور العمل اخبار افشا

قیمت سالانہ ۱۰ روپے ہے۔  
قیمت ہر نمبر ۱ روپے ہے۔  
قیمت ہر جلد ۱۰ روپے ہے۔  
قیمت ہر جلد ۱۰ روپے ہے۔

## کھڑکھڑا ایڈیٹر

کیونکہ آدمی لوگوں کی جان بڑا کرنا نہیں  
چاہتا ہے۔  
ہر ایک شخص کو عالم قرار دینا ہے۔ اور کرنے میں بڑا  
فوق ہے۔ اور یہ کسی حد تک سچ ہے جو کہ حوصلہ مند انعام جیسا کہ

ہیں۔ ویسا کر نہیں سکتے۔ اور یوں ان کے اقوال و افعال میں  
ایک فرق عظیم واقع ہو جاتا ہے۔ گو کہ اس عظیم فرق میں  
کے تمام اقوال و افعال میں ایک ایسی انسانی نہایت  
پائے ہیں۔ کہ جو تاریخ و دنیا میں کسی انسان کی زندگی میں  
پائی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض آدمی ایسے بھی ہوتے  
کیونکہ وہ کہتے۔ ویسا کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن یہی  
انسانی کمزوری کے باعث کہیں سکتے۔ اور اپنے قول و افعال کی  
مطابقت قائم و ثابت کرنے میں قاصر رہتے ہیں۔ کہ یہ عظیم فرق  
نے عیسایا ہمیشہ ویسا ہی کیا کیونکہ وہ اپنے قول و افعال میں  
کتنے پکا تھا۔ اور یہی باعث ہو کہ اس کے کلام و کام میں  
مردم فریق نہ آیا۔ جیسا اس نے کہا تھا کہ اس آدمی کو  
کی جان بڑا کرنا نہیں۔ بلکہ بچانے آیا۔ ویسا ہی اس نے اپنی  
زندگی کے دوران میں کر کے دکھا دیا۔ انسان کی زندگی میں کتر  
ہیے موقع پیش آتے ہیں۔ کہ جن میں اس کی حرارت عظمی  
جوش میں آ جاتی۔ اور وہ اپنے کلام و کام میں کٹر عزم رکھنے  
پر مجبور ہو جاتا ہو۔ لیکن عیسوع نامہ کسی سخت ترین آزمائش  
کے موقعوں کے پیش نے سچ ہی اپنے اقوال پر ثابت و قائم رہا۔

اور کسی ان کے مخالف کاربند نہ ہو۔ اور نہ وہ عنوان کلام اس نے  
اپنے شاگردوں میں یعقوب اور یوحنا سے لیکر ایسے سوتیلے بھائیوں  
اس نے انہیں یہ سکھایا کہ جو اسے آسمان سے راہ میں پیش  
ہوئے گئے تھے۔ سامریوں کی ایک بستی میں اپنے آگے بھیجا تھا۔  
لوگوں نے اسے مارا۔ اور سامریوں نے انہیں اپنی بستی میں آئے۔ اور  
انہیں طعنہ دیا۔ کہ انہیں نے سامریوں کی ایسی بستی میں  
جو مسیحیہ حرکت پر غلبہ کر رہا تھا۔ اور وہ ہر کفر و انحراف کے پاس  
نہ کر گیا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ جیسا آسمان نے کیا ہے۔ ہم کر لیں  
کہ آسمان سے نازل ہو۔ اور انہیں جلا دے۔ اس کے جواب  
میں خداوند نے انہیں سکھایا۔ اور کہا۔ تم نہیں جانتے کہ تم  
کیسی بستی کے ہو۔ کیونکہ ان آدمیوں کی جان بڑا کرنا نہیں  
چاہتا ہے۔ بلکہ بچانے آیا۔ ویسا ہی اس نے اپنی  
کے عقائد اپنے کی قدرت و طاقت موجود ہو۔ ایسے موقع پر  
کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ تم کہہ نہیں سکتے۔ اور نہ ہی اسے سمجھ سکتے  
کے مطابق کہ وہ لوگوں کی جان مارنے والا نہیں۔ بلکہ جان بچانے  
والا تھا۔ اپنے عزم سے ثابت کیا۔  
جیسا اس نے فرمایا تھا کہ اپنے دشمنوں کو بھاری کر۔ اور

اور جو کہ پست کریں۔ ان کے لئے بکرت چاہو جو تم سے کیڑے  
کھیں۔ ان کا بھلا کرو۔ اور تمہیں دکھ دیں۔ اور تمہیں۔ ان کے  
لئے دعا مانگو۔ وہ آپ نے عہد خود کر کے دکھلایا۔ جبکہ ان اپنے  
تشریف خیز دشمنوں کے لئے جس کی مصداقیت کے وقت  
سر ہلا کر اسے علامت کرتے اور کہتے تھے۔ واہ! تو جو پہل کا دعا  
والا۔ اور میں میں بنانے والا ہے۔ آپ کو بچا۔ اگر خدا کا میثاق ہے۔  
صلیب پر سے اتر آئے دعا مانگی کہ اس باب آپہیں صاف کر کے نہ کر دے  
نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں؟

## ہم ظاہر ہیں میں تنگ سے کلام بنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا؟

آج کل مرزا غلام احمد قادیانی بالکل اس شمر کے مصداق  
بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کا مقصد جو صرف غلبہ بہت معلوم ہوتا  
ہو بخوبی حاصل ہو رہا ہے۔ ان کا یہی تذکرہ ہر ایک اخبار کا تشریف شوق  
بنا ہوا ہے۔ اور ہر ایک لکلی اور اہل کی زبان سے انہیں کا چرچا سننے  
میں آ رہا ہے ہم نے بھی گزشتہ پرچہ میں ان کی تذکرہ کیا کہ  
جس دن سے ان کی پیشین گوئی باطل ثابت ہوئی اور ان کے الہام  
باطل کا وہ دفعہ بے فروغ لوگوں پر ظاہر ہو گیا پہلے تمام نامہ نگاروں  
اسی ضمن پر خاصہ رسائی شروع کر دی جس میں صرف اسی قدر راج  
اجا کرنے مناسب سمجھے گئے۔ مگر وہ امر تیری جنگ عقائد میں  
اپنے زبردست مقابلہ سے عدل اللہ تعالیٰ صاحب کے سر توڑ چلنے کا  
نزہت و شکست فاش اٹھا کر انہیں دکھاتے اور ان کے پندہ وہ  
کے اندر جہانے کی پیشین گوئی ٹکرتے۔ تو بجز اس قدر شہرت  
حاصل کرتے جیسا کہ اجمال کی ہر قسمی تو ایک طرف ہے۔  
مگر محمدیوں نے بھی ان کے نام نہی کی مشہور ہیں کچھ نہیں کی  
چنانچہ دو سیاقی محمدیوں نے مرزا جلال کو ایک منظم اشتہار جاری

کیا جس میں مرزا صاحب کی خاطر خواہ مدارات کی گئی تھی۔  
بہرہ برکھ گئے۔ میں کہ مرزا کی پیشین گوئی کا پورا پورا جانا  
سیرت کی بظاہر کی دلیل کسی صورت سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور  
نہ اس کا پورا پورا اجماعیت کے خلاف کے لئے کوئی دلیل ہو سکتا  
ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اگر پیشین گوئی کو مکروہ پوری ہو جاتی  
تو مرزا کی طرف تفریحی کے لئے وہ ایک بان قطع اور دلیل ساطع  
مرزا صاحب کے گھر اور شین سچ ہونے کی ہو جاتی۔ اور تعجب نہیں  
کہ بعض ان کے محمدی مخالفین بھی کسی قدر متحرک ہوئے۔ کیونکہ مرزا صاحب  
نے مسیحتوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور شین سچ ہونے کے  
بارہ میں نہیں کیا۔ بلکہ محبت کو مذہب حق۔ اور قرآن کو کلام اللہ  
ثابت کرنے۔ اور مسیحت کو رد کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور وہ پیشین  
گوئی اختتام سا بخیر نہیں نے محمدیت ہی کے مذہب حق اور بجا  
ہونے کے ثبوت میں کی تھی۔

البتہ اس بات کا کہم کو خوس ہے کہ مسیحیوں نے پیشین گوئی  
مذکورہ پر جس سے زیادہ توجہ کرنے۔ اور اس کی یاد دہانی میں  
حد اعتدال سے بڑھ کر نہ رفت۔ کھٹے سے ایک طور پر عوام کی نظر  
میں اس کی گراں قدری و عظمت کو بڑھایا نہ کیا یہی ہنسنہوتا۔  
کہ وہ اس کو مطلق خاطر و خیال میں نہ لاتے۔ اور اس کی وقعت  
... شہرت سے زیادہ نہ سمجھتے۔ اس میں تو ذرا شک نہیں کہ مسیحی  
کو یہ خیال ہو کر نہیں ہو کہ مرزا کی پیشین گوئی حقیقی الہام ہے۔  
من جانب اللہ ہے۔ مگر ایک اور خیال فرو گزرا جو اسی خیال  
تھا کہ جو کو قادیانی صاحب آتم صاحب کے پندہ وہاں کے اندر  
مجانے کے پیشین گوئی کو چکے ہیں۔ غالباً وہ اور ان کے مدین  
راہجہ الاعتقاد اس کے پورا کرنے کے لئے کوئی ناجائز چال  
کلام میں لائیں۔ بقول شین شہر کہ۔ جو شخص خدا سے نہایت  
اُس سے ڈرنا چاہے چنانچہ ایسا ہر ایک ہو۔ مگر خداوند نے انہم  
صاحب کی مخالفت کی۔ اور یہی سبب تھا کہ ان کے محفوظ اور  
صحیح مسلمات رہے۔ یہ مسیحیوں نے اس قدر اظہار بہت کیا۔  
اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ملک کے غیر مسیحی اخبارات

نے اس معاملہ پر اپنی کیا رائیں۔ اور خیالات ظاہر کئے ہیں؟  
لاہور کا مشہور اور سب سے پُرانا اخبار کوئٹہ نور اشعور و صبرہ اشہر  
یوں قسط لارہ کر۔

## مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئی

ہمارے نظریں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نہی سے  
بخوبی واقف ہوں گے آپ اس زمانہ آزادی کے سچ موعود و مہر  
آخر الزمان اور اچانے کیس ہیں اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں  
الہامی پیشین گوئی فرما کر ان میں۔ اور یہ طریقہ عوام اور اچانے کے  
پہنچانے کے لئے اب تک بہت کچھ مفید ثابت ہو چکا۔

سنگدشتہ میں مرزا قادیانی اور عبد اللہ انہوں نے  
امین مذہبی مباحثہ بقام است سر سواتا جس کے  
مذہب اور صاحب نے پیشین گوئی کی تھی کہ اگر وہ اپنے  
مسلمان نہ ہو تو وہ پندہ جہنم کے اندر نہ لگے۔ اس کی کیا  
دستبردشتہ ہو ملک قبی لکین عبد اللہ اقم کا بنیاب یہ نہیں  
ہو چنانچہ آج کل مرزا سے امرت سر میں نہا۔ باوجود اجماع  
نہیں کہ پیغمبر و مہدی قادیان اس الہام کی کیا تاویل فرما دیں گے  
اگر شرم ہو تو خلیفہ پاپائی کافی ہو۔ لیکن وہ ایسے غیرت دانہیں  
معلوم ہوتے +

اس تو ہم کو بھی قسمت پر رونما ہے جس میں ایسے  
حضرات ہادیان دین کے لباس میں جلوہ گر ہوں۔ اسلام پریشان  
اور ابدار کی آفت لایہوائے مسلمانوں میں غافانہ و خفانہ  
کے خوس کو شش کر نیوالے اور ان کو دینی و دنیاوی حق  
سے محروم رکھنے کے یہی ناپاک اور ایں جن کو مولوی کے خط  
سے مخاطب کیا جاتا ہے۔

مگر مسلمان میں است کہ وہ غلط دارد  
و اسے گراؤ میں امر و بود خدا دے

ہم یہاں یہ بظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر  
میسائی مسیحیوں کی کوتاہی مسلمانوں کی طرف سے خال

یہ تو ان کی سخت غلطی ہوگی۔ کیونکہ مرزا قادیانی اپنے اعلان و افعال کا خود جواب دہ ہے کہ اسلام سے جدا و جدا دیویوں کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا قادیانی کو سخت نفرت اور عناد کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی پیٹنگ کو میل خود مسلمانوں کے نزدیک مذہب کی برکت سے زیادہ وقعت نہیں دیکھتے۔

ہم سپہر کی مسجد کو عبداللہ احمد زید پڑے امرت سرجا بنے ہوئے غمزدی اور لاہور میں سے اسٹیشن پر چمڑے تھے بہت سے لوگ محلہ شتیق سے ان کو دیکھنے گئے تھے جنہوں نے ان کو صبح و صدمت دیکھ کر خوشی ظاہر کی۔ نورانیہ پر خرقہ لاپور میں مل گئی عام جنس مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پشاور کا ہندو مسلمان لاہور کے لئے عید کی طرح کی گم نہ تھا۔

بافرض مرزا قادیانی کی پیشین گوئی صحیح ہی تھی تو ہمیں انکو ایک نوجوی بدانت سے زیادہ وقت نہیں ہی سکتی تھی۔ کیونکہ بار بار یہ اتفاق ہوا کہ نوجویوں کی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ مرزا صاحب نے اعلان دیا تھا کہ اگر یہ پیشین گوئی غلط پڑے تو میرے گلے میں رس ڈال کر پھینک دیا جائے اور چھائی پر چڑھایا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ ان کے غلبہ و سلطنت میں کوئی ان کے گلے میں رس ڈالنے نہیں آئے گا چنانچہ اس کا تو کیا ذکر ہو لیکن اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو وہ کم سے کم خوف بھرانہ کے جزو و رنگ ہوتے ہیں اور عبداللہ احمد ملک حاصل کریں گے۔ وہ اس میں نہ کانٹ کو عدالت کے کتھپے پر لائے گا کیس گئے۔ وہی یہ امر نہایت ہی غیر متوقع ہے کہ ایک شخص کو پوری گزاردی دی جائے کہ وہ خوفناک مشیت نگوئیں سے لگن کوٹھانا پھرے۔ یہ ہر برائے کو شست کے بعد سلطنت کی برکت پر توجہ دہدی تو کیا اگر کوئی۔ انھوں نے خدا کی کامیابی دعویٰ کرنے لگے تو کسی کو اس کی طرف سے شک و شبہ نہ دیکھتے کسی بھی حیرات نہیں ہو سکتی ایران و روم تو سالک سلطنت میں دسی عملداری میں ہی ان دھیان خود کیلئے سائیر یا کامیڈان موجود ہو۔

مرزا صاحب کے آئندہ الہام صحیح ہوں یا غلط ہادی

اس پیشین گوئی کو یاد رکھیں کہ ان کے حیدر فقرہ کے زوال کے دن قریب آگئے ہیں اور ان کو اب اس کی ترقی سے باطل یوس ہو جانا چاہئے۔

# مسئلہ

## مرزا قادیانی کا الہام

بڑا شور مچاتے تھے پہلو میں دل کا  
چو چیرے تو انک قطرہ خون نہ نکلا۔

بڑی دہم بڑی دہم۔ بڑی شہرت۔ بڑا اہتمام۔ مرزا قادیانی کا الہام۔ لینا لینا۔ جانے نہ پائے۔ وہ لاچاروں شانے چٹا کیا بیروی باشک کہ رسیدیم نہ اس خبر باشد۔ یہ آپ کو کیا ہو گیا جو لگے بے نیکی لکھنے کہیں شیطان نے تو آپ کو انکی نہیں لکھا۔ لا حول و مدد کے نہیں پر خوں کی بجائے اچی کچھ نہیں ہو۔ بدہ ہوش میں ہو۔ دیکھئے نچر کی سب کاروائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ سوچ لکھنے پر ہر دستارے رفتہ رفتہ غائب ہو چکے۔ روشنی آہستہ آہستہ پہنچتی ہوئی ترستے لگی۔ سہ اشکوں نے دلوں میں آکر ہی ہیں۔ آجنا لاند میں پھیلا رہی ہوں نہ نشی ہندوئی جینی جینی ہو گئی ہے۔ طائے اذان کی ٹانگ لگوبی پندت جی مہاج سکھ جانے پوتے جیسے ہیں۔ یہ لودہ صبح ہو گئی گندمورنگ نہ آخدا آپ ہیں۔ آئے آئے تشریف کا لکرا فرق مبارک سے مرشد سے چار دیوے۔ بہت دنوں بعد ملاقات ہوئی مزاج توا چھائی، کوئی محل کی تو فی تازہ خبریں لائے جو۔ یا خالی جیسا کہ نے واسطے آئیے، قبا نہ تو وہ ساؤں کہ آپ بھی پھول کر گڑ جو جالیں۔ یہاں سب ہندوستان میں خبر کے لئے ہر جن منتظر اور ایک آپ بھی کہ کہ کاندہ میں تیل ڈالے جیسے ہیں۔ ایسے جھٹک چڑھائے اور سنے۔

ریش درامشیک کی صفائی ہانگی  
گاہری چھینگی آج ہادی رقیب سے

مرزا قادیانی کو جب وہ پچھلے سال امرت سر کے بند مقدس میں ڈیجی عبداللہ اتھم صاحب سے نک اٹھا چکے تھانہ ہوا کہ کہ ڈیجی صاحب پندرہ بیٹھنے کے اندر دم گئے تو پھر جانے لگے وہ مینا دو گندگی۔ اور ڈیجی صاحب (عمرش دلاز باد) بفضل خدا جوں کے توں صبح و صالم میں۔ بہت تیری الہام کی دہم میں نہما۔ الہام ہر پابند کی کوئی جو سر تک پہنچتی ہی نہیں۔ یا لکنو سے کی شریل ٹو جس کو لوگ کہتے ہیں جو نہ ہر چو گئی۔ یا لکنو کے سر دیا ہوا پڑا تو جو رنگ چاٹ کر رہ گئی۔ جس کو خدا صاحب ڈانسا نیٹ کیجے ہوئے تھے۔ شراق پڑا کی سنی سیٹ پڑت ہی تو نہ ہوئی۔ یہ بھی سر سر کر رہ گیا۔ الہام ہو۔ کہ لودہ گھوڑا جس پر مرزا صاحب نے نمائند مسیح کی بیٹی کر حام بالا پر بیٹھا چاہا۔ مگر آپ جانے لودہ ٹوٹا لکھ ڈی سیم کر تو تیرا دکھا دیا اپنی ہٹ سے کب باز آئے کی معنی پھل آپ کو الہام ہوا کہ گھر میں لڑکا ہو گا۔ کو قسمت میں تو کچھ نہیں لکھی تو یہ لڑکی۔ لڑکا ہوتا تو کس طرح۔ کیسا کر رہ گئی۔ اور اب کی مرتبہ تو میرے موکر کا الہام تھا یہاں ہی نہامت ہی اٹھانی پڑی۔

مرزا صاحب ایک حکمت بھول گئے آپ کی قی نہ شامی حکمت۔ دل۔ اور دوسرے کا جائزہ سائل۔ شلہ پڑے سانپ کا ڈیجی صاحب موصوف کے مکان کے دہو کے میں دوسرے صاحب کے مکان پر چڑھنا اور دوسرے کا گروہ ڈیجی صاحب کے واسطے مقرر کرنا۔ بددعا کرنا اور کرنا تو دم دے گئے۔ وہ اور الہامی دیکھی نہ تیری نہایت گریبی جو کیا نا بکھا گا۔ اگر آپ اپنے مردوں کو بھی الہام کا لکھا بتا دیتے تو شاید یہہ جانتے مٹا کہ کینی کچھ رکھانی۔ ایک تاؤ کی کسر رہ گئی۔ گاہری تو میرے ہر ت ہی ہو۔ جو منظر جنت آہوتا ہو۔ نہ تو آپ کا الہام کچھ کر سکتا ہے۔ نہ علم۔ نہ دل۔ نہ وقت۔ نہ اس صاحب نے ش

ہو چکی کے کہنے سے گائے عیس سر نہیں جاتی ۵ اب تو مونا  
خود کو پہچان گئے ہوں گے۔ اب تو عجم بھی طرح کھل گیا ۵  
ناظرین قورائن مرزا صاحب کی الہام کی کیفیت سے  
بخوبی واقف ہیں۔ آپ کا الہام نہیں ہے۔ یہ تو مفلوں کے شہوہ  
کا نتیجہ ہے کیا مٹی کے آپ کے بجائی صاحب نے تو بنگلیوں کو سدا  
کا برید آٹھایا۔ لو آپ سیکڑیں اور محمد یوں کی طرف تھکے۔ وہ تو  
لال رنگ بن گئے۔ اور یہ ٹیل سسج۔ ہم ہیں نفاوت نہ ارجا  
تاہر کیا۔ جھلاوہ دماغ ہی کیا جس میں خسر عی قوت نہ ہو۔ یہ کیا  
بجائی تو صوبے لوگ ہیں۔ جہاں مادی کی دنگلی تھی۔ اور پہنچے  
تو بھی جل رہی تھیں۔ جل تو تھے میں اور۔ تماشا دیکھا حضور خواہ  
گانشہ گروہ کی کوڑی بھی نہ ہو۔ گرد مرزا صاحب نے ایک نئی  
دنگلی بجائی۔ اور وہ چلا ناچے دانے بھی آپ کو دستا پہنچ گئے  
تب ہی تو اوروں کی نسبت کچھ زیادہ بنی۔ آٹھا۔ غیر مٹی آرڈر  
کے نالہ ہی تو تڑا۔ مٹی الگ گرم ہوئی رہی۔ اور پلاؤ اور تورس  
پر الگ بن صاف ہڑا۔ ہم رومی تو کنگھائے کسی کو بھجند۔ مگر  
ڈپٹی صاحب کا کیا کہنا۔ مرزا کے الہام کی مطلق پروانگی۔ یہی  
حافظ میں دہی دیر کے دیئے رہے۔ ہم اس کا راز آید مرزا  
چنیں کشتہ پریشاں ہو گیا مٹی کا کھنڈ بھی تو بچی مٹی سے  
نہی قریب سے نہ ہوئی کھنڈ عمر پر۔ میں جھٹکا کیوں غلام تمہارا  
غور تھا۔ عید۔ دستمال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ تنہا ہی  
تج کا منہ چڑھ کے لے لیا۔ بوسہ۔ کبھی ناپ سے ہم دیکھے کہیں  
میں ہے۔ حضرت اب کیا مرزا صاحب کے ٹانگے ڈھیلے کرنا  
ہیں بنجئے آؤ بیڑا۔ جیساں اڑنا یا کچھ اور بھی ہے تو مٹو آگے دیر  
ملن ایک نئی سی بات اور بھی ہے۔ حافظ علی محمد جون  
پیر ولس (ناجنا) کو بھی اس بارے میں الہام ہوا تھا کہ ڈپٹی صاحب  
موصوف اس جھوٹے اندر نہیں رہیں گے بل کہ زندہ رہیں گے۔  
لیجئے صاحبان الہام ہے اجتماع نقیضین۔ ایک کی کہو پری تو کھ  
کہتی۔ اور وہ کسی کی کچھ اور نہ حافظ صاحب نے نہ چاہا۔ کہ  
نوپا کرب دکھا چکی۔ میں ہر مٹی کیوں نہ جانوں۔ بنگلہ کی

لکھی سو گھر کو گئے۔ اور کہاں پہنچے۔ عالم پلاہ۔ جبریل گئی اور  
واپس آئے ہی اپنے الہام کا نتیجہ کہٹ سے شہر کر دیا بھیش  
نکو دی کو دی گون۔ اب تو آپ لوگ دیکھیں کہ الہام کی گلی  
نار پیر کا۔ مٹے سیر بھی تو کوئی نہ پوچھے گا۔ سلاستی سے نکالنگ  
گیا ہے۔ ڈپٹی صاحب جو زندہ ہیں یہ کچھ جاننا صاحب کے  
الہام کی بدولت نہیں ہے۔ اور اگر وہ (خدا نخواستہ) منتقل کھلنے  
تو مرزا کے الہام کی وجہ سے نہیں۔ یہ سب کچھ لکے ہاتھ  
میں ہے۔ آدمی ان باتوں کو نہیں جانتا۔ مگر کل اتنا تو ضرور  
جوا کہ مرزا غلام جس قدر باہانی صاحب کے متہد ہیں خلک تو  
پڑی۔ لکھ کر غیرت ہو۔ تو وہ اب بھی اس الہامی حکم کو سدا کو  
چھوڑ کر راد و است پر آتے ہیں

مرافق  
ریش مار شیخ میں ہر حکمت فرب ہو  
اس کر چاندنی پہ نہ کرنا نگان صبح ہو

## مرزائی الہام

اور

## اہل اسلام

### پیردہ پہلا

۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کی صبح ۴

(مرزا قادیانی تنہائی میں ۶)

ہو گئی مجھ سے سخت نادانی۔ بات یادوں کی میں نہیں ملتی  
میرے الہام کا پست پردہ۔ میری عزت پر گھرا پانی۔  
کتے جنات میرے ہم تھے۔ میرے تابع تھی فوج شیطان  
وقت پر کوئی بھی نہ آیا کام۔ اچ گئے مجھ سے پیر فرانی۔  
زہر دانی بھی بے حذر تھے۔ کھل گئے میرے راز پنہانی

(پانوں کی آہٹ سے سنگ مرزا صاحب چو گئے ہوں)  
چلو میرانی میں نہ ڈوبے گا۔ جس کا سکون ہو میں مفلانی  
کھائی ہیں ہی ہی میں کھانا۔ کوئی جنگ تھی میرا لانا  
نگ و ناموس سے بچے کیا کا۔ میری عورت ہوئی ہے من دانی  
(جب چیلے چلے تھے جمع ہو گئے)

بستر خواب پر نظر آیا۔ مجھ کو اک مرد مثل نورانی  
ہوا۔ مرزا غم ذرا بھر کر۔ مجھ کو ریا نہیں لپٹیا  
پڑھا آخر بچے گا کتنے سال۔ ریش و سر جو تھے میں مفلانی  
تو بھی میرا کوڑا صاف نا جاوا۔ ڈپٹی اکٹہ ہے آدمی فانی  
سب سے بہتر کر کوئی تامل۔ جس سے عاجز نہ جانتا  
فخ ہر جنگ میں تھی کوہی۔ تیرے ہلاکو پر پریشانی  
(انتے میں ڈپٹی انکم صاحب کا پیغام آہنچا)  
سیکڑوں آئے جو تھے سنبھ۔ سب نے آخر کو کی لکرائی  
چھوڑ دے اب بھی دھوکا دے۔ دہیسی یہ کر تو درانی ہو  
آج فرصت ہے۔ تو یہ کہ۔ ورنہ۔

### پیردہ دوسرا

(حافظ اور مولوی دست بستہ ہادی عابدین جی کا خدمت میں)  
گرتو قرآن میں غلطوئی۔ سب سے بدلتی سلسلی +  
(پادری صاحب کا جواب بصواب)  
بحث کا خاتمہ کیا میں نے۔ جہاں ملا ہو دیں سترانی  
آخری اک مقام باقی تھا۔ جس پر ہوئی تھی پردہ پوشانی  
کیا قرآن کا ترجمہ ایسا۔ جس سے کھل جائے سب لانی  
عالم ان عہد یہ کی + میں نے منظور کی زبان دانی  
نہیں ہرگز بڑا یا ایک ہی حرف۔ میں نے مطلق نہ کی سخن دانی  
(حافظ اور ملا نے آب بہیدہ)

سکے کلکوں سے اندھ بھٹوں۔ وہ کہاں تو رہے دیمانی۔  
کون پوچھے گا ہم سے تفسیریں۔ اب کہاں ہوگی وہ قدرانی  
اب کہاں کس کے سامنے دیں۔ سخت تھیں ر سخت حیرانی  
(پانوں کا روتے پئے گھر کو ب نا اور ڈاپسین کا گرا نا)

# قدیم بزرگان ہند کی دانا کی تاریخ

مردت بہ

## در دشاے شدان

دکتر ہند صاحب ان اثنائے گفتگو میں جسے فرمے کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک ہند کے دنیا کے کل علوم ایجاد کیے اور ہمارے بزرگ ایسے عقلمند و داناتھے وغیرہ وغیرہ۔ ان کی عقل و دانائی کے دینیئے درج اعتبار و افشاں ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک جات کا ہند میں بطور مہ جڑائی۔ اور دوسرے مہانت عقلمندی کیونکہ ہندوہم اگست سہ حال ہے۔ جن کے مختصر نتائج کا بھی کچھ مذکور ہوا۔ کہ ان کے طفیل اس ملک ہند اور اس کے باشندوں اور بعض گھرانوں میں کس قدر فضیلت۔ جلالی و بہتری کے باعث نمایاں ہوئے اور ہوتے ہیں۔ مگر اب انکی عقل و دانائی اور نصف دہائی کے تیسرے نتیجہ پورا غور فرمائے جو مردت بہ در دشاے شدان ہے۔ جس کو معلوم کر کے ہر ایک صاحب عقل فہم ہی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندو مذہب صرف برہمن کی بناوٹ اور فن کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ جس کو انہوں نے صرف اپنی عزت۔ جلالی و بہتری کے واسطے ایجاد کیا۔ جو درہم شائستہ سنو کے مقابلہ ذیل سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

نقصیت برہمنان۔ اور در دشاے شدان

(۱) برہمن خلافت دینی عالم کے واسطے کچھ (منہ)

سے پیدا ہوا۔ مگر شد و واسطے غلامی کے پائوں سے پیدا ہوا۔ اس کے مقابلہ میں جو ہند سے ہیں وہ شائستہ کی دشا اور سلوک کے نتیجہ ہیں۔ جہاں ہندو سلوک کے دینان کو نظر آئے گئے تھے کہ اپنی طرف سے اسے دشا اور مائیں طرف سے اسے سلوک کا شمار سمجھنا چاہئے شد ۱۱۔ یعنی ادینہ اسے سلوک ۱۱ وغیرہ وغیرہ

(۲) برہمن کے نام میں لفظ شکل (خوشی) گرت شد کے نام میں لفظ نینا (تخیر) شامل کرنا چاہئے۔ ۲: ۳۱ +

(۳) برہمن سے کفیل۔ گرت شد سے آرد گہر پوچھن

چاہئے۔ ۲: ۱۳۶ +

(۴) برہمن کے چکر کرم نمبر ایگئے یعنی وید پڑھنا پڑانا۔ گرت شد کرنا سلطان دینا لینا (۱۱: ۸۸)۔ گرت شد کے سوائے غلامی کے سب کرم درہم سچل میں ۱: ۱۰۹۱ +

(۵) برہمن سب دنیا کی چیزوں کا مالک ہے (۱: ۱۱۰۰)۔ گرت شد اپنے دل و دولت کا بھی مختار نہیں سمجھنا سکتا۔ ۱: ۱۱۰۰ +

(۶) گرت شد در دشاے شد کرنے سے برہمن کو تکلیف دینا ہے۔ ۱: ۱۱۰۰ +

(۷) سارادھکا جو برہمن مرنے پر کھانا (۱۳: ۲۲۹)۔

(۸) گرت شد کو جب شام بھی نہ دینا چاہئے۔ ۳: ۲۲۹ +

(۹) برہمن سب کو گرت شد کو گرت شد کرنا سوا لانا ہو جاتا ہے۔ ۳: ۱۴۹ +

(۱۰) برہمن سب کو صلاح دے۔ اور درہم برہمن کا پیش کرے۔ گرت شد کو نہ صلاح دے اور نہ اسے اپدیش کرے۔ ۱۴ +

۸۱۹ +

(۱۱) برہمن چاروں برہمن کی ٹانگیوں سے بواہ (نخاح) کرے۔ گرت شد صرف شد کی ٹانگی سے بواہ کرے۔ ۳: ۱۳ +

(۱۲) برہمن راجے کے کام کا مدد کرے۔ گرت شد راجے کے درہم کا بھی پکار کرے۔ تراج نسبت ہو جائے۔ ۸: ۱۱۰ +

(۱۳) مگر برہمن بھی راجہ کو اپدیش کر سکتا ہے۔ گرت شد چاہے کیسا بھی ہو اپدیش نہیں کر سکتا۔ ۸: ۲۰ +

(۱۴) برہمن سے شد کی کار کا پادشو (۱۰: ۱۱)۔ اور شد سے برہمن کا کار کا چاشال ہوتا ہے۔ ۹: ۱۰۰ +

(۱۵) برہمن اگر جیہ دھونڈ کر دے تو سب دولت اس کی ہو مگر راجہ بھی اگر دے تو اسے اس کو بابت دے۔ ۸: ۱۱۰ +

(۱۶) اگر کوئی اس کے لئے کوئی طلب ہو تو برہمن کچھ کی قسم۔ گرت شد کو تمام پالوں کی قسم دلائی جاوے۔ ۸: ۱۱۳ +

(۱۷) اگر برہمن جو کچھ بولے۔ تو راجہ اسے غیر مندرت اپنے راج منڈل سے باہر نکال دے۔ گرت شد کو دوسرا احمد چھوٹے تو اس کا کوئی حصہ نکالنا۔ اور اس کی جلد اور ضبط کجاوے۔ ۸: ۱۲۳ +

(۱۸) اگر برہمن کسی کو قتل کر ڈالے۔ تو صرف اس کا سر موٹھا نہ کرے۔ کیونکہ برہمن کو قتل کرنا جاپا ہے۔ مگر وہ مرنے کو قتل ہی کی سزا دینی چاہئے (۵: ۳۰۹)۔ کیونکہ برہمن کو غصہ کے ساتھ ایک تنکے سے بھی ملتا ہے۔ ۳۱۰۰ +

(۱۹) اگر برہمن کا جنم پاتا ہے۔ ۳: ۱۶۶ +

(۲۰) لیکن گرت شد برہمن کو اسے قتل نہ بھی کچھ۔ تو اس کے منہ میں بار انگلی کی سیخ اتھنی ملتی ہوئی ڈالنی چاہئے۔ ۸: ۲۶۸ +

(۲۱) برہمن کے فیصدی دور یہ سود۔ گرت شد سے ۵ روپیہ فی صدی لینا چاہئے۔ ۸: ۱۴۲ +

مقابلہ مذکورہ بالا سے فضیلت برہمن اور در دشاے شدان کی حقیقت صاف صاف ظاہر ہوئی جس کے باعث صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ گرت شد برہمن اب ذیل وغیرہ سمجھنا گیا کہ اس کو نسل لہائی میں ہی شامل کرنا یا سمجھنا یا تو ممکن ہے کہ اس لئے جو سختی اس پر کی جائے سب کچھ دہا ہے۔ پرستہا پشت کے ایسے بتاؤں سے ان شدروں کی جو حالت ہو گئی ہے۔ ظہر من اشتش ہے۔ کہ ان کو نہ عقل رہی۔ نہ انسانیت کا خیال رہا۔ بلکہ انہوں نے اپنے تئیں ہی سمجھ لیا۔ کہ ہم سب درہم کم سے طبع اور صرف خد شکنداری کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لہذا سب جو کچھ ان کے خیال میں آیا اور جہاں تہل جس فقیر قرار سے جو کوئی دہا چلائی۔ بے جا کے اور اسی کو مینا سمجھ کر اپنا سہارا اور بھر دہ غلیل کر لیا۔

(باقی آئندہ)





تسلیم جناب الخیر صاحب الکیا ہی کھنڈے ہو آپ کے اخبار  
نور نشان اسم ہاسمی کے معاملے سے جزوی دیکھی حالات مبارک  
و مناظر و فوج عظیم کا حال معلوم ہوا اور جیسا سے نصرت مرشد  
کا آواز گوش زد ہوا۔ میں اسی آپ کو مبارکبادی سے دل سے دتا ہوں  
اور ایک مضمون بدیہ نظر کیا اگر کاموں و سچ اخبار فرما رہے ہو  
عمومن بخیر فرماؤں +

اوج حاضرین جلسہ میں ایک ایسے مضمون کو آپ نے بیان  
کے گوش حق نیش کا گوشہ بنانا چوں کہ جس سے صدق  
مباحثہ و مناظرہ جناب مرزا قلی و مشرعبہ اللہ تعالیٰ  
مہدی جو بتعامہ امر سرگذاختا اور جسکی شکست و فتح کے نتائج  
تعامہ مذاہب کے لوگوں کے آنکھیں بدلتھیں کہ آیا بدو فریے

کی بشارت اور پٹ تالیکر ہم صاحب کی نسبت آپ کا  
الہام ظاہر ہی ہو چکا تھا۔ اور تھکے کھوٹے اور چکے تھے۔  
دوسری کھل گئی تھی۔ مگر وہی الوالہام صاحب استقلال و  
کرم پر مطلب۔ اپنہ وہ جینے بھی ختم ہو گئے اور مشرعوں  
بھلے چکے ہنسنے کے موجودیں بھلا مرزا صاحب ہم آپے کہتے  
تھے کہ ایسی ہی پہلوان جنگ آزمودہ سے بخود ملائیو سودا نہیں  
کی کھاؤ گے۔ دیکھ لیا۔ اب آپ کے الہام نے کہاں جا کر سیر  
لیا۔ ہم کیا دادیں دے کر کیا تمہارے کھائیں اپنے تو اسی اہل اسلام  
دہرہ لگایا تم نے تو پہلے ہی ہم لہندہ ظلم کی کہ بشارت مباحثہ بخود  
اپنے دھڑے صلیب و خور و زور سیاسی کا خطاب حاصل کر لیا  
تھا۔ اور کاف و لام کی محکمہ ایس سے دگنی حاصل کر لی تھی۔  
ہائے اجڑا کار سے کنہ حاصل کہ بازار پشانی و مرزا ہی اچھا  
دفع بے فروغ ہو کر وہ پراختیار و عیاں ہو گیا۔ اور آپ کے پر  
الوت مند کے خوش دحاس پاؤں پر ہوا جوئے۔ اسی شدہ  
کامل آفرین آفرین ایسی گزری یہ کہ تھوڑے ہی عرصے میں  
مرزائی چلا کر ایک دم کثیر و فام کر لی گو شیرازہ پیٹھ نادانی  
ٹوٹ گیا۔ اور نئے پھرنے کے ہوئے رنگوت ایک ہی جنگ کو  
دیکھ کر کسی کی طرح اڑ گئے۔ بقیہ مستعد و ازیں ہم تو سمجھتے تھے  
کہ الہامی جبرع کا تیل جل چکا ہو نہیں اسلیٹا نظر آتا رہا ہے  
بدر صحرایہ یعنی کاجھو کا مہر پر کر ناظرین ہم تو جانتے تھے کہ  
مرزا صاحب قہر و دریش برخان و دریش کہہ کر اپنے برادر مہدی  
سوڈان سے جا ٹینگے۔ اور فری جہاد دیگے۔ دہاں خوب  
وال گئی۔ یا زہرہ درگزر ہونگے۔ یا خود کشی پرانہ کام ٹینگے یا  
یہ پنجہ مشرک لاکر صاحب گرفتار ہونگے۔ ان میں سے ایک  
ہی اپنے پر لیا لوالہ شری صاحب! بہر حال مرزا صاحب  
شرم کا یا الہ میکر لنگر لنگر ٹانگس کر میدان جنگ حلیہ افروز  
ہوئے۔ وہاں سے پہلوان! اسی توجہ دوم نگر سے تھے  
کہ کہ پیچھے سے تھے اور وہ سیاسی کا دروغ آپ کے اسمراطلون  
سے عمومی نہیں تھا تھا کہ وہاں ۹ ستمبر ۱۸۵۷ کو کیا آپ

اشتہار از پریس مفید عام لاہور جو صدہ انعام ایک ہزار روپیہ  
چھپا کر سخی شیر کو گدیڑ بھسکیاں دیتے ہو۔ دائرے مذکور  
اور یہ بھی لکھتے ہو کہ خدا نے عبد اللہ اتم کے کون میں عظمت  
اسلام کا خوف ڈالا اور وہ حق کی طرف رجوع لایا۔ اس لئے  
خود میں تاخیر ہوئی۔ اور حق کی طرف متقلد ذریعہ خدیو کو  
کی تاویل جو خاص مجبوروں کی بشارت کے لئے ہو۔ اپنے سر  
ذہبی عبد اللہ اتم صاحب پر کی۔ ہمارے مرزا صاحب نے  
ناویلی غیرین کمرانی ایسی جھوٹی تاویلوں سے لوگوں کو ام  
تو دیریں لاپھٹے ہیں اور یہ بھی فقواری اشتہار ہیں بچا  
گیا کہ ایک عداون عبد اللہ یاد دہی جو قرآن کی چٹکے چٹکے  
آیات کھٹکاتا تھا اور فنی جھوٹی عبرانی پڑھتا تھا معلوم ہوا  
کہ وہ بچا ہو گیا کہ گدیڑ گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا لانی الہام  
نے مرزا صاحب سے پہلو تہی کر لی تھی۔ بعد ازاں مرزا صاحب  
کا اصل منشا یہ ہو کہ سلسلہ منافرو شیخینوں سے جامی  
رکھے اور اپنا توفیق حاصل کرے۔ تاکہ آثار دال بنارے۔  
توبہ توبہ۔ گیارہ وقت بھر اتنا نہیں میری اس بات  
کو مضبوطی سے اپنے دامن قبضے باغدلو۔ والدہ

ن ا ق  
احقر العباد مولوی سید منایت شاہ اڈل مس فارسی  
مشن سکول جمہادی انبالہ

## مرزا قادیانی کا بہانہ

سب پر دشمن ہو کر مرزا قادیانی کی وہ پیشین گوئی کہ جس  
کے پردہ میں اپنے افسوسناک مباحثہ میں سیموں کی تباہی کو بزم  
خود بندہ کے عرصہ تک کسی قدر شہید ہو کر اپنی بھرت  
بچاؤ کی سوچی تھی سو پندرہ ماہ پر سے ہونے پر وہ پیشین گوئی پور  
مستند کو چہرہ لگی۔ منظر نا کو اللہ جل شانہ کی مدد ملی نہ ان کے

کہنے کے موافق آسمان مل گئے۔ اور نہ سوچ سکیں پیشین گوئی  
کے لئے شہر حبیبہ کو مرز گپ ڈاٹھاتے تھے بلکہ مرزا لانی بھڑ  
سب پر فاض ہو گیا۔ اور دعویٰ منہایت کسمپاشی سبدل بدل  
کذاب ثابت ہوا۔ اور جو افسانہ ظالم کی عادت ہوئی کہ باوجود  
دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود کہنے کے نہیں کہتا اور باوجود  
کے نہیں سننا اور اپنے تصور پر تصور شوخی پر شوخی ڈالنا کہ کھاتا  
ہو۔ آخر کا وہی کھڑا قادیانی سے بھی بھروسہ کیا جتنا بچا  
و تاریخ کا شایع کیا ہوا پر جہنم اسلام اور جہنم مذہب نام لکھی۔  
کھنڈہ ہماری نظر سے بھی گذر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے  
اور بھی اپنی گت اپنے ہی انھوں سے سبب وہی تباہی و بکری میل  
سازوں کے جلاؤں۔ اور ایسے دیسے بہانوں سے انہوں  
نے اپنے تئیں دانشمندوں کے درجہ زیادہ تر درجہ ذریعہ  
کا مصدق تو کیا بلکہ دروغ بے فروغ کا مجسم پتلا جیلہ ساز  
نکاروں کا اپ ثابت کر دیا ہو۔ اب آپ کے بہانہ پر غور کیجئے  
آپ لکھتے ہیں کہ ہماری پیشین گوئی کے درجے تھے  
مصلحت مرزا ہی دو چاندن پہلے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہماری پیشین  
گوئی کا فلان حصہ پورا ہونے والا ہو۔ خیر جو کہ گئے اب بھی  
کسی کے لئے لنگر سے لگاوا بنایا لیجئے در نہ مولوی نور الدین اعظم  
تو حاضر ہوں گے انیس سے ہانک دلا دیجئے

پھر آپ لکھتے ہیں۔ ان کی راتہم صاحب کی نسبت  
الہامی فقرہ یعنی ماویہ کے لفظ کی تشریح ہم نے یہ کہ تھی لکھ کر  
سے موت مراد ہے۔ دروغ گور حافظہ نہ باشد حضرت اپنے تئیں  
لکھایا تھا۔ وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مجھوٹے ہو کر وہ  
پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے ہمارے موت ماویہ میں  
نہیں تو میں ہر ایک مرتکب کے اٹھانے کے لئے تیار رہیں پھر  
ماویہ کے لفظ کی تشریح کی کیا ضرورت۔ یہ سب مصلحت سے سب  
پر دشمن ہو کر ماویہ ساتویں معنی کا نام ہو جو سب سے افضل  
ہو۔ اس سے تو آپ کے دل و باغ کا موازنہ ہوا کہ آپ کی شخص  
میں سگرہ و کسمپاشی جو اپنے اپنے اہل حاصل کی وہ چوں

کی توں ہی بنی رہی پھر آپ لکھتے ہیں بلکہ اب میں خدا تعالیٰ  
لے اپنے خاص الہام سے جلا دیا۔ ماویہ بھی کیا خوب  
الہام بھی خاص و خاص ہو کر تھے۔ کیا وہ الہام آپ کا  
خاص نہ تھا کہ جس میں آپ نے کہا تھا کہ اگر یہ پیشین گوئی اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے عہدہ فرمائی تو ہمارے یہ پندرہ دن منافع  
گئے تھے۔ ماویہ کے مگر میں مجھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی  
تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعینوں سے زیادہ  
مجھے منہنی قرار دو۔ اعلیٰ بہ خاص الہام آپ کو سب ذلتوں  
و محنتوں کے چھٹکے کے بعد اب لاہور اور وہ جو تھا سید  
کو دم زور میں صرف پھٹانے ہی کے لئے مجال تھا کہ خاص  
الہام نہ تھا۔ وہ ایک سے سو آپ کے کھٹا کو اب خاص الہام  
دینے کی سوچی جبکہ صدائے نفیر و نصرت و ملامت آپ کے  
نہم پر چار طرے سے بازاؤں آپ کے گلے کا مار ہو کر آسمان  
تک پہنچ چکی تھ آپ کو الہام ہوا۔ مصلحت صاحب یہ خاص  
الہام آپ کو پیشین گوئی نہ ہو کہ خدا آپ کے کھٹا ناسخ تھے۔  
پھر اب اس خاص الہام کا کیا اعتبار شاید یہ بھی جس پہلے کی  
طرح کہ جس میں آپ نے لکھایا تھا۔ دروغ فریق جو خدا تعالیٰ کے  
نزدیک مجھوٹے ہو کر وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے  
ہمارے موت ماویہ میں نہ ہوتے تو میں ہر ایک مرتکب کے اٹھانے  
کے لئے تیار ہوں مجھ کو چاہی دی جائے ہر ایک بات کے لئے  
تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کہ اگر کہتا ہوں کہ ہر وہ  
ایسا ہی کرے گا ہر وہ کرے گا زمین آسمان تل جانی ہو اس کی  
باتیں نہ ملیں گی۔ اگر میں مجھوٹا ہوں تو میرے لئے  
سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعینوں  
سے زیادہ مجھے منہنی قرار دو۔ خاص نہ ہوا جو تھا اعلیٰ پھر  
کیا کہ جانے کیوں لگاؤ نہ مقبول خود آسمانی فیصلہ سے جیسے نہ  
جی کے ذمہ نہ ہو باقی ہو دیگا کیا اعتبار کہ ہم پھر تری اور مار چڑھا  
کر خود دیوید نہیں پھر حال مرزا ہی کا وہ الہام و دماڑوں سے  
خالی نہ ہوگا۔ یا تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جس شانہ کو منظور تھا کہ مرزا





بعد ازاں اہل اسلام نے اپنا مذہب نکال دیا۔ اللہ کی قسم اس ملک میں کبھی سیلاب نہ آئے۔ مگر ہندو مت کی تاب مقابلہ نہ لاسکے پھر اسی زمانے میں گورو نانک نے اپنا پختہ قائم کیا۔ اور وہ شا کا سنی ہو کر اہل ہندو اہل اسلام کو اپنے مذہب میں شامل کر کے اللہ کا سیلاب آیا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ کیا سبب ہے کہ ہندو بالآخر مذہب برہمنی مذہب پر کس غلبہ رائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل ہندو مقابلہ کر تو مگر زیادہ تر مذہب و شائستہ تھے چنانچہ انہیں نے دیگر اقوام کو بہت کچھ سبق پڑایا جس سے وہ غلہ سوم و طریقہ اہل ہندو بنے۔ گو ان کا کذب و صدق کے امتیاز پانی جاتی ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ دیگر مذاہب کے گوشت خیل کا مطالعہ تاہن تو مصعب سے کرتے ہیں۔ جیسے کہ انہیں عینکے اٹھنے سے رنگین ہی نظر آئے گی پس اس طرح سے جب کتاب مقدس کا مطالعہ ہوتا ہے تو اس کی خوبیاں بھی برسی ہی نظر آتی ہیں برے خیال پر حق آتا جاتا ہے کہ تمام لوگ مصعب کی دیکھ کر کھٹکے گئے و صدق دینی سے اس کا مطالعہ کریں گے سچی قوم کا راج اس ملک میں قائم ہے۔ اور حق کی تہذیب اہل ہندو کی مذہب سے کہیں بڑھ چڑھ کر جو جس کے تیراج روزمرہ نظر آئے۔ یہ کہ ہندو میں برہمت و مذہب کے لوگ اپنی وضع و قطع و تراش و تراش میں رہے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تاریخ کا راج توجہ بہ مذہب مسیحیت بلکہ درغیب ہے۔ چنانچہ ہر فرقہ اسی قسم کا ہے اور حال میں فرقہ تادیانی حاکمانی کا راج توجہ بہ مذہب مذہب مذہب ہے۔ اگر حقیقت دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں میں جو مزاج ترقی پڑھنے جاتے ہیں اسی قدر دائرہ اسلام سے بے نیاز کر رہتا ہے۔ بنی بنو شروع میں فرقہ صوفی و فقہ دین کی تعلیمات سچی مذہب کی عرف بہ نسبت مذہب محمدی زیادہ نمایاں ہے۔ دیکھ کر نا باسلمان کامل باب ۵۔ اس میں فرقہ پوری جس کا سر غزہ باغیاں سرمد احمد خان صاحب ہیں۔ فرقہ تادیانی معروف و مشہور جس کی مثال میں مزارعہ نے میرا تہذیب لکھی ہے۔ منہ بیکان امانا۔ یوں کہہ کر اس آیت کی تاویل بقصہ قادیان منسوب کی ہے ہندو

بیت الفکر کی مثالوں کو نظر انداز کر کے اگر اس کے فرقہ کا آغاز دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا رخ بھی سچی مذہب کی طرف ہے۔ جیسے ہر فرقہ اہل ہندو میں ہر دسیابی ہی زمانہ قادیانی فرقہ سلاو میں ہے۔ اس لحاظ سے کہ کو اسید قوی ہے کبھی کسی ہمس فرقہ کے کل لوگ مشرف بہ مذہب سیت ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے ہر فرقہ کو اس فرقہ سے کسی قدر عہد دینی ہی ہے۔ باقی نامزائی مثالوں کے نسبت اس میں اہل اہل اسلام کی طرف مخالف مذہب ہوتی ہے میرے ناقص خیال میں مرزا قادیانی کا مجھدا سلام ہونا نہایت ہی مقام اندیشہ ہے۔ سوڈان میں امام مہدی نے ایک ہم غصہ جہاد کا ناخن خون کر دیا۔ اب تک معلوم نہیں کہ کیا کچھ کرے گا۔ مگر اس کا رد ان سے تنقید اسلام مقصود نہیں ہے۔ بلکہ سراسر باعث فعال و حق کی دہاں پر سرکار کشیا کا تسلسلہ ہو گیا۔ میں نہیں جانتا کہ خواہ مرزا کا منش ہے یا نہیں کہ وہ جتنی سچ یا امام بنکر اس ملک میں جہاد کرے مگر اس میں شک نہیں کہ وہ فعل کے اندر سے مسلمان جہاد اس کے نام نہ ہو کر اس میں اگر غلط جہاد ہو کر اس میں خاص کر جہاد مرزا اپنے مذہب سے دباہ لاش منکر کہ وہ سلامات نہیں ہو سکتا ایسے الفاظ نکالنا جو کل ناہی و ترشح باقیہ یعنی کچھ بڑی ہوتی ہے۔ جہاد لوگ اس کی تاویل جہاد خیریتی کی طرف مڑ کر دیں گے۔ اور یہ بھی کھڑے زبان سے اکثر نکالتے ہیں کہ خداوند فرما کر کہ مرزا تو مجھ سے ہے اور میں مجھ سے ہوں۔ ان الفاظ کے سننے اور جہاد لوگ جوش من جو جاتے ہیں پر جہاد خوف ہوتا ہے۔ اور باقی فرقہ ہذا و اللہ کے حق میں چھ اچھا ہوگا +

میں نہیں جانتا کہ مرزا صاحب اور ان کی کبھی کی کیا مشاڈ ہیں اہل اسلام اہل بصیرت جو کہ بوجہ متقول ان پر فتویٰ کو از روئے شریعت محمدی لگا چکے ہیں سب کے سب سامعی ہیں گے کہ آئندہ مسلمانوں کو مرزا قادیانی تعلیم کے گدھے پر بٹھائیں اور آخر میں میں نے پڑاؤ ان مذہب کی طرف مخاطب ہوتا ہوں کہ حتیٰ توسع ہر مذہب جنگ اپنا توکل دیکھنا خداوند پر کھیں اور مرزا صاحب اپنے رائے انصار کے لئے دعا ہے خیر مانگتے ہیں

کہ وہ اس بیت الفکر کے اوٹام سے جس میں کہ وہ مقید مبتلا ہیں نکل کر حقیقی بیت العلم میں داخل ہوں تاکہ روحانی مروٹی کے کھڑے فنان و معرفت کو حاصل کریں خداوند ان جلد لاوے

آمین

احقر گو لکھنا تھ

محمد مت کرم اذیتر صاحب نور افشاں

بعد ازاں تصدیق یہ ہے کہ فتح اسلام اور بختہ نقر مرزا صاحب قادیانی کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ کہنے کچھ بھی غلط ہوگا سے جناب کی نبوت اولین میں نجات کے لئے نہ دہنیں لی میں اللہ میں جناب کے خونی فرشتوں سے ڈر کر چھٹا ضرور رہا ہوں خصوصاً چار مہینے آخری آپ کی ۱۵۱۱ھ کی نبوت میں نہ اسلام کی غفلت الہامی سے اور نہ اسلامی توحید کی تعلیم سے اور نہ تشفی میں کچھ تشریز ل ہو کر بہتیت والہیت مسیح میں مذہب ہو کر گھر تشفی و انیت والوہیت میرے نزدیک وہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ بیٹے شرح کی تھی باقی ہی سید کہ میں نے پہلے جناب کے ساتھ کوئی شرط یا قسم بندھی نہیں اور آئندہ باندہ ہوگا اور نہ آپ کے دعوؤں کا مجھے کچھ لالچ ہے۔ اور جنہوں نے آپ کے ساتھ کچھ بیہودگی کی ہے اور جو اب آپ کے ساتھ کرتے ہیں اس کے شامل میں نہیں۔ یہ بھی جناب مرزا صاحب کو معلوم ہو کہ قریب ششتر برس کی تو عمر ابھی میری ہے پھر آئندہ سال بڑھا جناب کے کیا منے رکھتا ہے۔ کیا جناب کے خونی فرشتوں کو پہلے موقع میرے مارنے کا نہیں ملا جو ایک سال کی بہت اور طلب ہوتی ہے مرزا صاحب مجھے خدا سے ڈرو میں تو موت کے لئے طیارہ ہی تھا ہوں مگر آپ کو بھی مرنا ہے۔ میں آپ سے بدلہ کچھ نہیں چاہتا مگر خدا سے آپ کی خیر و عافیت کی دعا مانگتا ہوں و اسلام

عبد اللہ اہتم مقام فیروز پور  
محرمہ ۱۰۱۱ھ سپتمبر ۱۹۹۲ء

# واقعات اور تریا

## زیور کی بدولت بچی کی جان بچی

راجپوتانہ گرٹ ناقل ہے کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ تول تو چھوٹے بچوں کو بالکل زیور نہ پہنا جائے اور چہنیاں نوٹن کی حفاظت کریں مگر سارے ملک کے شیخی خورے ہڈا بک شے میں بچا سے ناہم بچوں کو چاندی سونے کا زیور پہنا کر موت کا شکار بناتے ہیں چنانچہ اخبار سرسبوت ہندی نے ایک غضبناک واقعہ کا ذکر کیا جو جس کے سننے سے کھیر منہ ہو کر آتا ہے۔ بھمبر ڈکھنا کہ جس شخص لوہندی میں اسی بھتہ کے اند ایک مہاجن کا لڑکا بھر ۱۵ سالہ شام کا کھانا کھا کر اپنے گھر کے روزانہ پر بیٹھا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا پر چرچہ تلاش کیا مگر تیرہ ملا۔ تب والدین نے دارالامہام صاحب کو اطلاع دی انہوں نے جاسی پھرہ چوکی تیار کر دیا اور اسے روک کر حد درجہ کی تلاش کی تو بعد غروب آفتاب رشکے کی بخش ایک کوچ میں ملی معلوم ہوتا ہے کہ رتی سے بھانسی دیکر ملاک کیا گیا ہے۔ اسحق قاتل بھی پکڑ گیا۔ اس رشکے کے جسم پر ماسو روپیہ کا زیور تھا۔ بھادی راتے میں اس بچے کے قاتل رشکے والدین میں جنہوں نے زیور پہنا یا اور حفاظت نہ کی +

سسرکار دولت مدرابھی اس معاملہ پر غور فرما کر کسی خاص قانون کے ذریعہ بچوں کو زیور کا پہنا ناجزرم قرار دے تو غمزدوں بچے ناگہانی موت کے پہنچے سے بچ جائیں +

## عجیب اعتقاد

بالائی وادی کٹر میں ایک بکری کے باعث بہت شہوت

پیدا ہو رہی ہے جس کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ دہاں کے لوگوں سے برہما دیو اور برہما دیوتانے جن کے لوگ بہت متعقد تھے زمینداروں سے ایک بکری کی بیٹے بھیت چابی مگر لوگوں نے بے اعتقادی سے نہ دی۔ پھر برہما دیو برہما دیوتاؤں نے اپنے چیلوں کے منہ سے انکو کہلوا دیا کہ تمہاری تہر نازل ہو گا۔ پہاڑ ٹوٹ کر سونے کو شاپا کے قریب دریا میں کوس نہ کر دیا اور پھر ٹھیک ۱۹ اگست کو دو پہر کے وقت پہلے کمر دیا کے دونوں طرف تمام کھنڈیں اور ہمت کو بر باد کر دے گا۔ یہاں جو بیٹے ہی ماہ می ہیں فٹھائی کے حادثہ سے بہت ناک ہو رہے تھے۔ یہاں اہم سننے ہی بکن پہاڑیوں پر جنگلوں کو بھاگ گئے۔ اور اسقدر خوف زدہ ہو رہے ہیں کہ اس تاریخ کے گزر جانے کے بعد بھی اب تک وہاں نہیں آتے۔ حالانکہ آفت نہ ہو گا اس وقت مطلق کوئی آئندہ یا نہیں جاتا۔ مگر ظفر بہرہ کلابنگ زمینداروں نے بھی دیو اور دیوتاؤں کو کبھی نہیں دسی +

## ہلاکت

۲۰۔ اگست کو دہلی گھاسی رام کے کوچ میں قاتل جنس واردات ہوئی۔ ایک برہمنی نے اپنی چودہ سالہ بیوی کی فحشہ نہ پہنے پر رسولی آہنی ماڈن دستہ سے مار مارا۔ چٹا بھی اکثر مارا کرتی تھی۔ اس کا مچل کر گھر میں میں ڈال دیا۔ کچھ دین تک وہ وہاں زندہ رہی اور مائے جفا کے کرتی رہی اور چند مرتبہ اپنی ساس سے پانی مانگا اور کہا کہ میرا دم نکل رہا ہے مگر اس نے ہم نے ایک نہ سنی اور اطمینان سے روٹی پکاتی رہی جب تک کہ شوہر اور بیٹا آیا اور دریافت کیا کہ یہ کہاں ہے تو ان سے کہا وہ اندر ہو تم کھانا کھا لو ان کو شک ہوا اندھا جاکر کچھ تو اس کو مر دہ پایا۔ برادری میں جڑائی اور بغض نبھانے کا ارادہ کیا کہ اس شری کے بد نصیب باب کو بھی خبر ہوئی جس کو ان کی طرف سے اس کی بیٹی کے مرنے کی اطلاع نہیں کی گئی تھی

وہ آیا تو ان لوگوں نے منہ کے کھانے میں بہت خد اور پس و پیش کیا مگر برہمنی جب اس کو جا کر دیکھا تو ریتاں پایا کہ جاکل سے خون بہا ہوا اس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس آئی بعض شفا خانہ بنا۔ بلا خطہ ڈاکٹر صاحب بھیجا دی گئی اور پولیس نے ان تینوں کو تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر چھوڑ دیا مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔ (پولیس نیوز)

## قابل تقلید مثال

ٹیسپر نس سوسائٹی مہارنپور کے ایک معزز ممبر نے جگہ سوسائٹی کے اوپر بہت سے احسان ہیں مرن اس شخص سے شہاب کی دوکان کے قریب مکان لے کھا کر کہ جو لوگ خریدار شہاب آیا کریں ان کو اس خانہ خراب کے نتائج سفرات آمیز ساگر اس شخص کے ترک کر سکی صلاح میں اور ان سے اس نابالک کے چھوڑنے کی کوشش کریں ان کے ہر وقت نصیحت کرنے سے لوگوں کے دلوں پر مٹا لٹرا اور بہت سے لوگ تائب ہو گئے۔ بلکہ میں تک نوپتی بھی کہ جتنی دوکانیں شہاب کی مہارنپور میں ہیں سب اس کا نیلیم بہ نسبت سا لگدشتہ کے ترقی پر نہ لیکن اس دوکان کا نیلیم دو سو روپہ کم ہوا۔ ملک میں ایسے خیر اندیش اور ہمدردی خلائق کی نہ ہیں سوچنے والے شخص قیمت میں آمید کہ اور لوگ بھی ایسے شخص سے سبق حاصل کر کے بہرہ دی خلائق کی تدبیریں سوچنے کی طرف رجوع ہوں گے۔

## روسی جاسوس

یہ خبر افواہی طور پر لکھ چکے ہیں کہ کشمیر جیٹس کے وارد ہوئے تھے لیکن وجہ اس کے کہ باضابطہ پر وانا رام رتی نہ تھے وہاں سے نکال دیے گئے۔ اس خبر کی نسبت ایک اخبار لکھتا ہے کہ چار ہندوؤں کی ایک جماعت کشمیر میں وارد ہوئی تھی۔ یہ کہنے تھے کہ تم تاجر ہیں اور

سے آئے ہیں اور فرض ہے کہ اگر وہ اس کی کوشش میں  
مقی پر حیرت کریں اور اس کی کو اسے فرحت کے رونا کریں :-  
انہوں نے سلطان العظم کا فرمان پیش کیا اور نیز جن ملکوں میں  
سے گزرے تھے ان کے حکام کے فرمان بھی دکھائے تو پیش  
کئے کہ ہم لوگ بغیر اجازت کے نہیں آئے ہیں۔ بہر حال حکام  
کوشش کو شبہ نہ تھا کہ یہ خبیث جاسوس ہیں اس کو حکم ہوا  
کہ تفرک کثیر سے نکل جائیں چنانچہ تفرک میں اس حکم کے لوگ  
دہلی سے چلے گئے۔ (۴۰)

## تبہ کا اور کفر

ایک اخبار نویس کہ حال میں ہندو عبادت کے ایک  
عالم مولوی نے پشاور میں دار بدر پر اورادہ ظاہر کیا کہ ہم  
یہ ثابت کرنے کے لئے یہاں کے عوام سے مباحثہ  
کریں گے کہ تمہارے استعمال ہندوئے قرآن مشرکین ناجائز  
ہو اور یہ کہ جو لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں وہ کافریں۔  
حکام نے یہ فیصلہ کر کے کہ اس قسم کے مباحثہ سے جلوہ ہونے  
کا خطر ہو گا مگر اس شخص کے استہزاء کے شلج  
کرنے سے رنجیدہ پولیس اس کی حرکت کی نگرانی کر رہی  
ہو۔ (۴۱)

## لہو کی خیرین

سپریم کورٹ نے ایک ہندو کا چھ سات  
ہو یہ کل ایسے ادا کرے گئے ہیں۔ کیفیت اس طرح ہے کہ ہندو  
مذکور باہر سے آیا ہوا تھا محل سے ساگی جو معلوم ہوئی کہ ایک  
ایسے جس کے چچے لگ گئے۔ اس کو بہانے سے شہر کے باہر  
لے گئے اور تین چھند کے تالاب کے پاس چنایک نے تاش کے  
توں کے ذریعہ کچھ روپیہ ڈالیا گئے چل کر کیوں نے لکھنوی  
کروں کا کہہ کر دیا۔ اس طرح روپیہ ڈالنے کے بعد جو کچھ چاہا  
انہوں نے نہ بڑھستی سے چھین لیا۔ یہاں سے یہ قوت کو مارا اور

بھاگ گئے۔ پولیس تلاش میں ہو گئے ہیں کہ ۱۰۰ روپیہ نقد  
اور ۵۰ روپے کے نو نوٹے گئے +

موقع سنبھال متصل لاہور سے ایک عورت اور اس کے محرم  
شری لاہور میں جھگڑائی اور یہاں بازار میں جھیکہ بانگ کر  
کنارہ کرتی تھی۔ سپریم کورٹ کے والی وارنٹر باکرہاں  
لگے اور عورت کو کوٹنے لگے کہ تو ہماری بدنامی کرتی ہو عورت  
خند کرتی تھی کہ تم نالائق ہو میں تمہارے پاس نہیں رہتی تمہاری  
کمانی کھانے سے بہتر ہو جھیکہ بانگ کنارہ کر رہی گی اسی  
خند کرتی رہی۔ مجب حالت اس وقت کی تھی۔ آخر کار اور  
لوگوں کے کہنے سننے سے اس اور اس کی اپنے بھانجوں کے ساتھ  
چلی گئی۔ معلوم نہیں ان چاری کو کیا دکھ تھا +

نرسنگ ہسپتال میں ایک لڑکی نے یہاں چھاپا ہوا تھا کہ اس کی قسمت بتانا  
لو اس کی کہتا تھا اور لوگوں کو امیدیں دلاتا تھا اور چار روپے روزگانے  
کے علاوہ موقوفے پر کمپن کو باطل ہی ہوتا لیتا تھا اسی طرح  
سننے میں ایک شخص کا تمام مال سبب ادا اس نے پولیس  
کو اطلاع دی۔ پولیس کی خبر پر اس نے جو پانچ ہفتام سرچ لیا۔  
سپریم کورٹ پولیس اس کے مکان پر پہنچی تو وہاں جلا لگا ہوا پایا۔ چچے  
خاص حساب کتابت گت ہی نہیں +

دریائے راوی پر ایک آٹھ سو سادہ عوام کے جھنڈ  
میں ایک لڑکا خوبصورت چودہ ہندو برس کا دیکھا گیا ہے۔  
سپریم کورٹ اس نے اس سے پتہ نشان پوچھا اس نے نام  
مک بتانے سے انکار کر دیا ایسا معلوم ہوا کہ اس کا ہر کھنڈ  
چل گیا ہے اور اس کا قصیر سنچا ہوتا ہے۔ کئی لوگوں کے شہداء اور  
علم میں حل ہی چچے ہیں کہ ان کا ٹھکانہ گم ہو گیا ہے۔ پولیس اور  
داخل کو چاہئے کہ اس کا کھوج نکالیں۔ (۴۲)

## آگرہ

سبحان اللہ بجمہ حضرت گرامشرفین کی بھی شامیں صبح  
غریب و دوتوں سے غل شوخ رہا تھا کہ نصف ساڑھ اور ساڑھ

خالی گیا اب بہادوں میں کیا ایک ہندو نے چرچا کیا چنانچہ ۲۰ اگست  
سے برسات شروع ہو اور تاج و پشیمانیک برس ہی باورس میں  
۲۰ اگست کی درمیانی رات تو قیامت کی قسمی سدا مینا  
اگر وہ صاحب لوٹ پورٹ کے ایک ڈیم پر گئے موف بازار کا دھڑ  
باقی ہو اندر باطل غائب بہت سے دہرے ایک ایک شب  
کی نہ چائیں میدان میں پڑی گئیں ہزاروں ہندو خدا میدان  
میں سرکناں ڈالے دریاں اور پالٹانے پر ہیں انک بارش نہیں  
تھمتی اور مکان گرے چلے جاتے ہیں اور لوگ دہتے ہیں وہ تانے  
کی شب کا ذکر ہو کہ ایک شخص ایسی شش نامی عذبیستی میں اپنے غم  
ہوئے سہ سترے مکان میں ہوتے تھے تاہم مکان ڈھار ہوں کہ کہ  
ان کا دوسرے عدم سدا لگے گھر میں کھوتے ڈوتے اگر گھر والوں  
میں سے کوئی لڑکھو بھی نہ ہو تو کس کام کا خیر لوگوں نے نہیں سمجھا کہ  
کچھ جو مکان کے مکان میں تو کچھ ہی نہیں ہی فنی لوگ لاش پھیل  
پڑاں کے تھمتی شخص کے لئے کھلی کھلی کھلی شاتے رات  
ایک اور مکان کی دیوار بھی آئینہ کر ہی کہ چلوں کندہ جانیے وہ  
بھی بے برسات تو سب جگہ پوتی ہو لیکن اگرہ کی کسی بے پیکر اس  
نہتی جوتی جن صاحبین کو دیکھو نہ ستر ہو۔ داخل غرض سینا  
چلے آئیں ہم انہیں برسات کی سیر رکھائیں۔ سات کو خوف شتر  
اور خوف مکانات سے سنا دھواں ہو گیا ہوا پر اور ایک آف ٹوٹی کو  
پرنگی اور گھنگلی کے علاوہ اب ہٹے بیٹھے کو بھی جگہ رہی۔ کوٹھے اور  
دیوار کے گونے بہت سے مکانات بے پردہ ہوئے روک کر گئے  
چروں کا زیلہ خون و گماہی افغان شہر کی مزید توجہ جاسا غرض  
مطلوبہ ہو دیا گئے جس نے یہ عینالی پر پر مکانات میں سب بار چھوڑ  
حالت میں ہیں۔ انوارہ کی کچھری کلکری میں جو جھکے اور چھتہ  
توڑے دیئے تھمتی کے گئے جس امید پر کہتے تھے وہ لال آن کا  
ہتھ لگا دینے وہ حال میں غنچہ پڑی ہر ایک کا ہری ہر دم سے  
ہو سب قوم کے لوگ تیرنے لگے تھے۔ نواب امت علیاں اور  
امرائے لاہور چنناہا غالباً آٹھ دس جیسے سے یہاں شریفانے ہر  
میں خیرات آپ کے دو نذرانے کا شائستہ جاری ہر علاقہ خاص

لوگ اپنی حسرتیں بھاگ گئے۔ یہ ایک اور پیمبر کی قہر  
 انسویرۃ +

کونالپور میں ایک لنگی کی لاش جلانے کے لئے لے گئے تھے۔ مگر لاش کے چتا پر کھتے ہی ماس میں جان معلوم ہوئی اور آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگی۔ لاش کے ہر ہی جھاگ کھٹے مگڑاس کے والد نے اگر اس کو اٹھایا۔

چیچور۔ ۲۵۔ الٹ کو تقریب سا لگ رہا تھا۔

ایک سوکھا سردی سردی ڈٹوڑی ہر لگا کر کھٹے کھٹے۔

ہوا اور جب ستورہ صحرین دربار نے تیریں پیش کیں +  
**جنگال** میں کوڑھ پھیل کی بابت تجویز یہ کہ وہ آؤر گول  
 سے الگ کئے جائیں۔ ایسا ہنوکہ کوڑھ کا مرض چھایا جائے +  
 بھوکے جرحہ سے ایسے لوگ الگ کئے گئے مں

کلمتہ میں ایک مسلمان کو ہائی کورٹ سے اس کی عورت اور ساس کے جرم قتل میں سزائے پھانسی کا حکم ملا تھا۔ گورنمنٹ کو زرا صاحب نے خیر الہی کی عورت کی جگہ پر اس کے سزا کو کم کر کے کالے پانی پیچ دیا +

بنداس - رسم ہندو کے موافق شیر خوار بچے اور بنیاسی جو دفن کئے جاتے ان کی نسبت حکم دیا کہ وہ زندہ اور حیات جاں رساد مردے کی طرح نہ بنائے جائیں۔

سے بے بنارس کے بندوؤں میں بڑجوش پیدا ہوا۔  
**سفر حارس** کراستہ پوٹ صاحب لفظ سے  
 وزیر ملک مغربی ہوشمالی مغرب الموزہ کوٹ ریف نے جاہ  
 سے کا پکا فتح زمانہ گئے۔ انداز مشہد کہ کہ

ان ایک نفسی بازار کھولیں گے +  
کوئٹہ فورٹ سبڈیوین سے خبر آئی کہ اس اگست  
۲۰۲۱ میں چین دیسی کے ایک سکھ سپاہی کو ایک غازی نے  
سگائو پر قتل کر ڈالا۔ اس کو ایک سو بارے گز ختم کر دیا

بقول اخبار عام پٹ ورس ایک شہر ہوا

جہاں دھرم و رنجی کشش نہ گھیرے شوق کو ان کے لئے  
 رہے سسٹیشن پر دوسارے زمینداروں اور عوام الناس کا  
 بڑا جھگم ہو گیا تھا۔ بعض رئیسوں نے صاحب بیاد کی گلی  
 میں جھنڈا جاکر انہوں نے منظور کر لیا۔

لاہور میں وکیلوں کے دکانوں پر نظر رکھنے کے لئے خاص پولیس کانسٹیبلوں کو مقرر کیا گیا جو جو چارے دیہاتیوں کے ریل سے اترنے ہی کی بجائے چڑھنے اور اپنے سناڑ باز وکیل کے پرانے ڈال دیتے ہیں +

بعض اخبار پر مشتمل دارپاوری عورس من صاحب کی  
ذات پر لکھنا کہ تم کے لئے لکھو میں کئی جگہ سے پہلے جس میں  
لکھا کہ قیام کر کے لئے مختلف تجاویز پر بحث میں دیکھے  
میں تجویز یا اتفاق منظور ہو





# پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا ہوا نئی کتابیں - نئی کتابیں - نئی کتابیں

## اشتہار

## لوحہ بیانہ

چنانچہ کلام بطریق حیات - یہ ایک نہایت مشہور کتاب  
موسس ڈبلیو لائٹ (Mr. D. W. Light) کا اردو ترجمہ  
اس میں صبح و شام کے لئے جابجا سال کے ہر ایک دن کے لئے نیکو  
ہم ضروریات کو مختلف مقامات سے جمع کر کے ایم وارث تیرہ  
ہو۔ جو لوگ مہمانی مطالب یا خود فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنے کے لئے  
کلام الہی کو استعمال کرتے ہیں انکے لئے نہایت مفید و کارآمد ہو سکتا ہے  
جمعہ کی قطع کے ساتھ معجون پروردہ اور دوسرے انہیں نہایت خوش  
چھائی گئی اور سال کی کوٹ کی جیسے کچھ سکتے ہیں جلد نرم ہو۔ لڑکی  
جاسکی ہو۔ مگر یہ لڑکی ہمہ دلائی پڑے میں مدلل کئی ہر وقت فی حدیث  
ولایتی جزے کی جلد میں لکھی ہے۔ فارسی اردو و لایٹی پیڑا۔ پکڑا  
بائبل کے مطالعہ کیلئے نیکو کہ کورس مرنہ شمس سورس صاحب  
یہ سولہ جلد کے ترجمہ لوشا کے لئے بیسویں جلد کونسل کے گذشتہ سال  
کے اجلاس میں اپنے رنڈیشن پٹھان سفارش کی تھی اب ترجمہ پروردہ  
اور دوسرے میں چھاپا گیا ہے۔ یہ کتاب میں خزانوں کے لئے نہایت مفید  
علامہ عبداللہ اور دوزانہ کے جس میں ہر طور پر ترتیب دیا ہو کہ بعد حق  
تیرہ سال میں یہ لایٹی پیڑا لکھنا لکھنا کتاب و ماہ میں ختم ہوجاتی ہے اس کے  
بتدریس طریق مطالعہ کے لئے بعض علی ایات بھی درج کی ہیں۔ جو نہایت  
تفصیل اور کارآمد ہیں۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں  
حجج یا کے درود مانے مجسم کے کچھ کے دوسرے مد کی ترتیب کے  
مطابق رکھے گئے ہیں۔

ایڈورڈس جرج شین ہائی سکول کے لئے چند سنیا قمت  
یسا کی آستادوں کی ضرورت ہو۔ تنخواہیں حصہ دینے والوں کی  
سے حصہ دینے والے یا اس سے زیادہ بموجب لیاقتوں کے  
دی جائیں گی۔  
درخواستیں بعد تصدیق شدہ و مقبول شدات  
کے ذیل کے پتہ پر کرنی جائیں۔  
درخواست کرنے والوں کی حالت ملازمت میں یہ  
لازم ہوگا کہ وہ ایک چھی اپنے موجودہ انسر کی پیش کریں جس  
سے ظاہر ہو سکے کہ درخواست ان کی اجازت سے کی گئی ہے۔  
ولیم ٹھوس پریسل سی۔ ایو۔ ایس۔  
ڈبلیو سکول پشاور مورخہ ستمبر ۱۹۰۷ء

## قابل توجہ گورنمنٹ

جو لوگ اکثر ذیل پر سوار ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ  
اکثر مقامات پر جہاں پھونے پھونے نیشن میں اور وہاں صرف  
ہندو یا مسلمان ملازم ہیں وہ گورنمنٹ کی خدمت کو گلیٹ فرا سوئر  
کو کسان ایک عظیمہ و دبہ دکھلاتے ہیں کہ الامان مثلاً پانی تک  
بھی خواب ہونا تاکہ کچھ کچھ پالایا اور کچھ پالایا نائیں وقت  
گذر گیا اور چھارے صحت کے لئے ضروری گائی کے نظر سارو  
میں سے گویا انداز غلام میں ہوتا ہے کسی شند ہاں ڈھل ڈھل  
طکائی سے بڑی گھٹی تار کا رنڈا ہوا ہے۔ یہاں خاص شخص  
لوڈ ہوا ڈال پر بردیر میٹھا سی جائیکا اتفاق ہوا۔ وہاں کی  
ایک ساخر نے ان سکول کا براؤن کھانچا سیرت فرخ تکلیف عام کا حکم  
کی حد تک لکھ کر گورنمنٹ ملازمین کو شرفیہ درمدم کر کے ماکہ شینو پیر  
کوسلمان اور مسلمان کوئے ہرقت پانی میں کلیف جو تھم خیر و اخلاقی

لوحہ بیانہ نامہ لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک  
اشتبہ جاری کیا جس میں انہوں نے اپنے الہام کی دلیل بخوبی کر دکھائی ہے  
پیکلے ڈال کو بخوبی سمجھ گئے ہیں مرزا تھم صاحب نے ہمیشہ پیر کوشت  
عقیدہ کا اعلان اور سر کے جلسہ میں بخوبی کر دیا ہے جنہیں کچھ کے خلاف  
روح القدس کی تسی جو پندہ مہر کے و حیدر ان لڑجہ پیر  
اگر اس کو عقیدہ محمدی کہا جاتا تو وہ بلا شک ٹھی ہو گئے ورنہ ہم کو  
یہ کہنا پڑیگا کہ مرزا صاحب کی عقل میں خورگیا ہے اور جس اندیشہ کے کہ  
سے جو کچھ اور کوئی ناجائز حرکت نہ کر سکیں۔  
پیک ہندو مسلمان اس دلیل سے نہایت حیران و پریشان  
ہیں اس پر یہ پیش ملاید ہوتی ہے جو بھونے کی لار و عروج اب ڈوبت  
ہوئے نئے کا سہارا لکھتے ہیں ان کی ان تاویلوں کو کون نہیں  
اگر کچھ انہیں نے اپنے آپ کو سبک کسانے نہایت ذلیل و رسوا کر  
دکھایا۔ آئندہ ہم ان سے کچھ نہیں کہیں گے۔  
گوان کے دو معتقدوں مولوی نور الدین صاحب و مسٹر فضل  
صاحب لکھنؤ سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے سیر کی بابت  
کیا سمجھتے ہیں بیٹے آیا اب بھی ان کے معتقد ہیں یا سمجھتے تھے۔  
ہر پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب کے دیوانے کے مریدوں اور ان کے  
کی بابت کچھ لکھ چکے ہیں کسی لشکر سے ہلوسے پاس آئے اور کہنے لگے  
کہ ہم میں سے کوئی مرزا صاحب کا معتقد نہیں تھا ایک ہر چوتھے  
بازار میں جلدی کی دکان کرتا ہے۔ ہمیں اس کے دیکھنے کا شوق  
ہو اتفاقاً تھوڑے دن ہوئے کہ ہمارا چورس بازار میں سے گزر ہوا  
وہاں دو چار ٹوٹے پھونے مرزا لکھتے تھے ہم بھی جا بھجے اور یہاں  
دین کی بابت بحث کرنا شروع کیا اور انہوں نے مباحثہ کے دوران  
میں بہتر عرض میں کیا کہ بطور سوال نے سچ پست کی اور توہ  
نہیں کی ہم نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم سبک لکچر میں ثابت